265

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(1697)

آدابِ مساجد

اور

بعض ضروری مسائل

ذخیرہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

جو 2001ء میں میاں صاحب نے

پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو عطا فرمایا

1697

Marfat.com

دیباچہ

59606

یہ پمفلٹ موسومہ آداب مساجد بفضل تعالے آٹھواں تبلیغی پمفلٹ ہے جو ناظرین کرام کے مطالعہ کیلئے شائع کیا جارہا ہے۔ مسجد اللہ تعالے کا گھر ہے۔ اسکی تعظیم دائم ہر مسلمان کا فرض ہے جس کی طرف ہماری بے اعتنائی ہمارے لئے باعث خسارہ ہے اسلئے ضروری خیال کیا کہ چند ایک مختصر مسائل لکھے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق دے اور اجر عظیم سے نوازے۔

احقر العباد
چراغ الدین

تقریظ

حامداً و مصلیاً۔ اما بعد مساجد کا جو مرتبہ و مقام اسلام میں ہے اور ان کے احترام و آداب کی جو تلقین و تعلیم احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دی گئی ہے اس سے مسلمانوں کی عام جہالت اور دین حقہ سے عام بے رغبتی کے اس دور میں حسب استطاعت متعارف کرانا بیحد ضروری ہے کیونکہ عبادت گاہوں کی اہمیت سے عبادت کے جو نوع انسان کے عالم وجود میں آنیکا واحد سبب ہے اہم اور اعظم ہونے کا آسانی سے علم ہوجاتا ہے اس سلسلہ میں مکرم و محترم جناب حاجی چراغ الدین نے حسب توفیق سعی فرمائی ہے۔ یہ عنداللہ تعالے و عندالرسول صلی اللہ علیہ وسلم و عندالناس بے حد مستحسن اور موجب ثواب برکت ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

محمد عبدالعزیز غفرلہ، مدرس دارالعلوم حنفیہ رضویہ کوٹ رادھاکرشن

Marfat.com

ذخیرہ
لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آبادی مساجد

قال اللہ تعالیٰ۔ انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر واقام الصلوٰۃ وآتی الزکوٰۃ ولم یخش الا اللہ فعسیٰ اولئک ان یکونوا من المھتدین

ترجمہ۔ پس وہی لوگ مسجدوں کے آباد کرنے والے ہیں جو خدا اور قیامت کے دن سے ایمان لائے اور وہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے پس یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔

ناظرین کرام ہجرت کے بعد حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پہلا کام کیا وہ مدینہ شریف میں مسجد قبا کی تعمیر تھی۔ کیونکہ مسلمانوں کی زندگی کا سب سے پہلا قدم خدا کی عبادت ہے مدینہ شریف میں پہنچتے ہی یہ مسجد اس لئے بنائی گئی تھی تاکہ سب سے پہلے مسلمانوں کے تعلقات اپنے خدا سے درست ہو جائیں۔ کیونکہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہ ایمان تھا کہ جب کسی شخص کا معاملہ اپنے خدا کیساتھ درست ہو جاتا ہے تو پھر مخلوق خدا کیساتھ بھی اس کا معاملہ درست ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ساری کی ساری قوم مسجد قبا کی تعمیر میں مصروف ہو گئی صحابہ کرام بھی پتھر اور گارا لاتے تھے اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کام میں برابر شریک تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں مسجد کی کس قدر بزرگی ہے یہ مسجد مسلمانوں کی تمام قومی ضرورتوں کو پورا کرتی تھی۔ وہ مسلمانوں کی عبادت گاہ تھی وہ مسلمانوں کی کچہری تھی اور وہی دفتر کی ضرورت کو پورا کرتی تھی۔ مسلمان اپنے ہر کام اور ہر قصہ کیلئے مسجد کیطرف دوڑتا تھا اگر عرب کے بدو شہنشاہ اسلام کو تلاش کرنے آتے تھے انہیں مسجد کا راستہ بتایا جاتا تھا جب دوسرے ملکوں کے سفیر بارِ

Marfat.com

اسلام کا محل ڈھونڈتے آتے تو انہیں بھی یہی بتایا جاتا تھا کہ بادشاہِ اسلام کا محل مسجد ہے اور اُس کا تخت کھجور کی چٹائی ہے۔ اس کچی اینٹوں والی کھجور کی ٹہنیوں والی مسجد میں مسلمانوں کا وہ قومی نظام تیار ہوا جو ساری دنیا میں اس سے بہتر اور مبارک زمانہ اور کوئی نہیں گزرا اس کے بعد رفتہ رفتہ یہ ہوتا گیا کہ مسلمان دین اور دنیا کو الگ سمجھنے لگے مذہب اور سیاست کو دو علیحدہ علیحدہ چیزیں جاننے لگے پس مسجد کیساتھ جو ان کا مضبوط تعلق تھا وہ ٹوٹ گیا اور مسجدوں میں آنا جانا چھوٹ گیا۔ اور مسجد صرف اس کام کیلئے رہ گئی کہ اس میں جا کر جلدی جلدی چند سجدے کر لئے جائیں اور بس۔ بادشاہوں نے مسجد میں جانا چھوڑا۔ رہنماؤں۔ لیڈروں۔ امیروں اور رئیسوں نے مسجد میں جانا چھوڑا۔ اب مسجد محض غریبوں فاقہ مستوں، بوڑھوں اور موت کا انتظار کرنیوالوں کا گھر بن کر رہ گئی، مسجدوں کے ویران کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کا تمام دینی اور دنیاوی قومی اور سیاسی نظام برباد ہو گیا۔ مذکورہ بالا آیت سے واضح ہوتا ہے کہ وہی لوگ مسجدیں آباد کریں گے جن کے دل میں خدا اور یوم آخرت پر ایمان ہوگا جو خدا سے ڈرتے ہونگے جو نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہونگے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو مسجد کی خدمت کرتے ہوئے۔ پاؤ تو اس کے ایمان کے گواہ بن جاؤ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ مسجدوں کو آباد کرنے میں اپنی پوری کوشش کرے۔ مسجد کی آبادی کا یہ مطلب نہیں کہ عالیشان عمارت ہی بنا دی جائے۔ عمدہ فرش بچھائے جائیں بلکہ مسجد کی آبادی تعلیم تبلیغ عبادت۔ نماز اور باہمی اتفاق میں ہے یعنی کہ خدا ذکر کیا جائے قرآن پاک کی تلاوت ہو خدا اور اس کے رسول کے حکموں کو جاری کیا جائے نمازیوں میں اتحاد اور اتفاق ہو۔ آپس میں ہمدردی اور غمگساری ہو۔ **فضائل آبادی مسجد** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو خدا کے واسطے مسجد میں چالیس رات چراغ جلائے اسکو اللہ تعالیٰ تین نعمتیں عطا فرمائیگا (۱) دوزخ پر اس کا جسم حرام کر دیگا (۲) دوزخ کے دروازے اس سے بند کر دیئے جائیں گے (۳) جنت کے آٹھوں دروازے اس کیلئے کھول دیئے جائیں گے (۴) قیامت کے دن اس

کو نورِ الٰہی عطا کیا جائیگا (۵) عذاب قبر اُس پر آسان کیا جائیگا (۶) اُس کے سیدھے ہاتھ میں کتاب دیجائیگی (۷) اُسکے رزق میں برکت کیجائیگی (۸) زمرہ صالحین میں اٹھایا جائیگا (۹) قیامت کے دن اُس کا منہ چودھویں کیطرح ہوگا (۱۰) فرشتے اُس کے واسطے صبح تک عمل لکھتے ہیں (۱۱) گویا اُس نے فی سبیل اللہ ایک ہزار درم خرچ کئے (۱۲) دین اور دنیا میں اُسکی بارہ حاجتیں پوری کیجائیں گی۔ (۱۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جوار میں اس کو ایک شہر دیا جاوے گا

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تین شخصوں کو قیامت کے دن عرش کے سایہ میں رکھیگا (۱) سختیوں (جاڑے وغیرہ) میں وضو کرنیوالا (۲) بھوکے کو کھانا دینے والا۔ (۳) تاریکی میں مسجد کو جانیوالا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مسجد میں چٹائی بچھائیگا۔ اس کیلئے ستر فرشتے استغفار کرتے ہیں جب تک یہ چٹائی ٹوٹ نہ جائے اور اُس کو دس بزرگیاں عطا کیجاتی ہیں (۱) اُس کے رزق میں وسعت کیجائے گی۔ ۲۔ اُسکی عمر خدا کی اطاعت میں زیادہ گذرے گی۔ ۳۔ جنت میں اُس کو تیس ہزار درجے دیئے جائیں گے۔ ۴۔ اُس کی قبر بخشش کیجائیگی۔ ۶۔ ابدال کے زمرہ میں اُس کا حشر ہوگا۔ ۷۔ اس کی نیکیوں کا پلّہ بھاری ہوگا۔ ۸۔ پل صراط سے بجلی کیطرح گذرے گا۔ ۹۔ اُس کے اعمال دائیں ہاتھ میں دیئے جائینگے ۱۰۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور دیدار نصیب ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص مسجد سے کوڑا دور کریگا اس کے بڑے سے بڑے گناہ خدا معاف کر دیگا اور دس اچھائیاں پانچ زندگی میں اور پانچ بعد موت کے عطا کر دے گا زندگی میں (۱) اللہ کی رحمت سے قریب ہوگا۔ ۲۔ اس کا دل منور ہوگا۔ اور اُس کے دل سے حکمت کے چشمے جاری ہونگے۔ ۳۔ اُسے عبادت کی توفیق دیجائیگی ۴۔ اچھا خلق اسکو دیا جائیگا۔ ۵۔ دنیا کے حوائج کسی بات کا محتاج نہ رہے گا اور مرنے کے بعد۔ ۱۔ مرتے دم کلمہ شہادت اس کی زبان پر جاری رہے گا۔ ۲۔ ملک الموت اس کے قبض روح کو اچھی صورت میں آئیں گے۔ ۳۔ دنیا میں با ایمان جائیگا۔ ۴۔ قیامت تک ہزار فرشتے اُسکی قبر کی زیارت کرتے رہیں گے ۵ ستر (۰)

Marfat.com

گناہ گاروں کی شفاعت کریگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن مسجدیں سفید کشتیوں کیطرح یاقوت وجواہر سے مزین لائی جائیں گی اور اپنے نمازیوں کی شفاعت کریں گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں حور عین کی مہر مسجدوں کو جھاڑنا اور بنوانا ہے پس جو شخص مسجد میں چراغ جلائے گا اس کیلئے فرشتے اور حاملان عرش استغفار کریں گے جب تک چراغ کی روشنی رہے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ مسجد آسمان کیطرف جائیگی اور وہ شکایت کرتی ہوگی کہ میرے نمازی مجھ میں کلام دنیا کرتے ہیں فرشتے اس سے کہیں گے جاؤ ہم انکی ہلاکت کیلئے بھیجے گئے ہیں

اس حدیث کی روشنی میں نمازیوں کو اس بارہ میں احتیاط برتنی چاہیئے کہ وہ مسجد میں دنیوی باتوں سے پرہیز کریں۔ مسجد جائے عبادت ہے اس لئے اس کا ادب ضروری ہے۔

لہذا اس کی چھت اور اس کے اندر بول و براز کرنا اور حیض و نفاس والی عورت کو جانا حرام ہے۔ بلکہ بے ضرورت اس پر چڑھنا بھی مکروہ ہے اسی طرح اس کو راستہ بنانا بھی درست نہیں ہے مسجد کے اندر نجاست لے جانا یا ناپاک روغن جلانا یا نجس گارا لگانا یا مسجد میں کسی برتن کے اندر پیشاب کرنا منع ہے بچے اور پاگل کو مسجد میں لانا جس سے نجاست کا گمان ہو حرام ہے ورنہ مکروہ۔ مسجد میں نجاست لگا ہوا جوتا لانا مکروہ ہے مسجد میں غزل خوانی درست نہیں ہاں حمد و نعت وعظ نصیحت کے اشعار جائز ہیں۔ معتکف اور پردیسی کے سوا دوسروں کو کھانا۔ پینا۔ سونا جائز نہیں۔ کچا لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنا منع ہے جب تک بو باقی رہے اور یہی حکم ان چیزوں کا ہے جن میں بو ہے جیسے مولی۔ کچا گوشت۔ مٹی کا تیل۔ ریاح خارج کرنا۔ اس مریض کو جس کے زخم یا دوا میں بدبو ہو۔ قصاب اور مچھلی بیچنے والے کو

Marfat.com

جب تک ان کے کپڑوں میں بدبو ہے مسجد میں آنا منع ہے۔ مسجد کی صفائی کیلئے جانوروں کے گھونسلے نوچنا جائز ہے۔

مسجد میں پڑھانا

اگر معلم مسجد میں اجرت لیکر پڑھاتا ہے تو جائز نہیں ورنہ جائز ہے۔ مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور سائل کو دینا بھی منع ہے اور گم شدہ چیز تک بھی تلاش کرنی درست نہیں۔ محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنی اگرچہ جماعت قلیل ہو۔ جامع مسجد سے افضل ہے بلکہ اگر محلہ کی مسجد میں جماعت نہ ہوئی تو تنہا جاکر نماز پڑھنا اذان دینا و اقامت کہنا جامع مسجد کی جماعت سے افضل ہے

(صغیری)

ان مسائل کے پیش نظر محلہ کے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اپنے محلہ کی مسجد کی آبادی کیلئے دامے۔ درمے۔ قدمے ہر ممکن کوشش کرے خود مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کی تلقین کرے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے۔

ختم شد!

Marfat.com

ذخیرہ
جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

۸

ادارہ اصلاح المسلمین (پاکستان)

Marfat.com

ذخیرہ

ادارہ اصلاح المسلمین (پاکستان)

سے

Marfat.com

265

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آدابِ مساجد

اور

بعض ضروری مسائل

ذخیرہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

جو 2001ء میں میاں صاحب نے

پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو عطا فرمایا

1697

Marfat.com